خوش قسمت کون؟

26-September-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب، ۲۷۷/۵ حدیث: ۸۱۷۵)

سُرُور رہتا ہے کیف دَوام رہتا ہے لبوں پہ میرے دُرُود و سلام رہتا ہے
بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم! کہ جن کو ذِکر محمد سے کام رہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ایک موضوع پر بڑی گُفتگو کی جاتی ہے اور وہ ہے **خوش قسمت کون؟** (Who is fortunate?) آج ہر ایک نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق خوش قسمتی کے کچھ معیار بنا رکھے ہیں، **کوئی کہتا ہے** جس کے پاس بڑی اچھی گاڑی ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے، **کوئی کہتا ہے** جس کے پاس دولت کی رَیل پَیل ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتا ہے** جس کا گھر بڑا خوبصورت ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے، **کوئی کہتا ہے** جس کے بڑے بڑے لوگوں سے رابطے ہیں وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتا ہے** جس کا ایک کال پر کام ہو جاتا ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ تو کوئی

کہتا ہے جو بیرونِ ملک رہتا ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ اَلْغَرَض! جتنے منہ اتنی باتیں، ہر ایک کے نزدیک خوش قسمتی کا معیار جُدا ہے، آج ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ آیا جن لوگوں کو ہم خوش قسمت سمجھتے ہیں، **وہی لوگ خوش قسمت ہیں یا حقیقت کچھ اور ہے** ؟اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! "**خوش قسمت کون**" سے متعلق ایک حدیثِ مُبارکہ سنتے ہیں: چنانچہ

مال و دولت اور اولاد کی حقیقت

ایک دن نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری اور تمہارے اہل و عیال (Family)، مال اور اَعمال کی مثال کیا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ اور اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ تو پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہاری، تمہارے اہل و عیال، مال اور اعمال کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس کے تین بھائی ہوں، جب اس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بُلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فی الحال تمہاری تیمارداری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اُٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی کوئی دوسرا شخص، جب (تمہیں دفن کرکے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ بھائی در حقیقت اس شخص کے **اہل و عیال ہیں**۔ یہ فرمانے کے بعد نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے پوچھا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو عرض کی: ہم اس میں کوئی بھلائی نہیں پاتے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جونہی تم دنیا سے رخصت ہو گئے تو ہمارے راستے جدا جدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں گا۔ (نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:) یہ بھائی اصل میں اس شخص کا **مال ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ پھر حضور نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل و عیال اور مال کا جواب بھی سُن لیا ہے، بتاؤ! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے بھائی، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب حساب کا دن آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اسے وزن دار کر دوں گا۔ (حضور نبیِ کریم، روف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:) یہ اس کا (نیک) **عمل ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ تو بہت اچھا دوست ہے، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہی حقیقت (Reality) ہے۔

(کنز العمّال، حرف المیم، کتاب الموت، قسم الافعال، ذیل الموت، ۳۱۸/۸، الجزء: ۱۵، حدیث: ۴۲۹۷۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج دو چیزوں کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے، **ایک خاندان، اور دوسرا مال و دولت**۔ غور کیجئے! آج **جس خاندان** کے بل بوتے پر انسان پھولے نہیں سماتا، اچھے خاندان سے تعلق ہونے کی بنا پر فخر و غرور کرتا ہے، **جس خاندان** کے لئے انسان ساری زندگی دولت کمانے کے

لئے اپنی زندگی داؤ پر لگا دیتا ہے، **جس خاندان** کے لیے تکلیفیں اور مصیبتیں اُٹھاتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر لوگوں کے طعنے برداشت کرتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر اپنی زندگی کو بے آرام کر دیتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر سردی و گرمی کو برداشت کرتا ہے، **جس خاندان** کے مستقبل کو بنانے کے لئے اپنا مستقبل داؤ پر لگا دیا جاتا ہے وہ صرف قبرستان تک ساتھ دیں گے۔

اور دوسرا وہ مال جس سے انسان بڑی محبت کرتا ہے، **وہ مال** جسے دنیا میں بڑا سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے **وہ مال** جس کی خاطر راتوں کی نیندیں قربان کر دیتا ہے، **وہ مال** جسے حاصل کرنے کے لئے حلال و حرام کی تمیز بھول جاتا ہے، **وہ مال** جسے لوگوں کو دھوکا دے کر کماتا ہے، **وہ مال** جس کی خاطر گھر والوں کو چھوڑ کر دُور دراز علاقوں میں سفر کیا جاتا ہے، **وہ مال** جسے جمع کرنے کے کئی طریقے سوچے جاتے ہیں، **وہ مال** جس کو جمع کرنے کے لئے بِیسیاں (کمیٹیاں) ڈالی جاتی ہیں، **وہ مال** صرف مرنے تک ہی ساتھ رہے گا، جیسے ہی انتقال ہو گا، سب مال و دولت، جائیداد (Property) وغیرہ بیوی، بچے اور بہن بھائی رشتہ دار آپس میں تقسیم کرلیں گے۔

یاد رکھئے! بیوی بچوں کی اچھی تربیت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کیلئے ان کے ساتھ مشغول رہنے اور اپنے لئے، اپنے بال بچوں کے لئے اور جن کی کفالت انسان پر واجب ہے، ان کے لئے بقدرِ ضرورت رزقِ حلال کی بھاگ دوڑ کرنے میں کوئی بُرائی نہیں، مگر اولاد اور فیملی کی محبت میں مبتلا ہو کر اپنے ربِّ کریم کو بھول جانا، اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنا اور ضرورت سے بڑھ کر کثرتِ مال کی جستجو جاری رکھنا نہ صرف بُرا ہے بلکہ انسان کی اُخروی سعادتوں سے محرومی کا سبب بھی ہے، چنانچہ

ربِّ کریم پارہ 27 سُوْرَۃُ حَدِید آیت نمبر 20 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ　　تَرجَمۂ کنز العرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف

وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰) کھیل کُود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے آخر میں ارشاد فرمایا:

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝۲۰ (پ۲۷، الحدید: ۲۰) تَرْجَمَۂ کنز العرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

تفسیرِ صِراطُ الْجِنَان میں ہے کہ دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سنور سکتی ہے۔ (صراط الجنان، ۹/ ۷۴۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شروع میں بیان کردہ حکایت اور اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ خاندان، اولاد اور مال و دولت فقط دنیا ہی میں کام آتے ہیں، خاندان، اولاد تو صرف قبرستان تک ساتھ جاتے ہیں، خاندان اولاد اور مال و دولت کفن دفن کے کام آتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر کے اندر بھی کام آتے ہیں۔ خاندان، اولاد، مال اور دولت تو مرتے ہی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر میں بھی تنہا نہیں چھوڑتے، لہٰذا عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے اور اپنی اولاد پر فخر و غرور کرنے کی بجائے نیک اعمال میں اضافے کے لئے کوشش کرتا رہے کیونکہ نیک اعمال کے بہت سے فوائد ہیں، مثلاً

☆**نیک اعمال** کی برکت سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** کی برکت سے

جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہوں گی۔☆**نیک اعمال** کی برکت سے عذابِ **قبر** وحشر سے نجات **ملتی** ہے۔ ☆**نیک اعمال** گُناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں۔☆**نیک اعمال** رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں۔☆ **نیک اعمال** کا اللہ پاک دنیا وآخرت میں اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔☆**نیک اعمال** قبر میں اچھی اچھی اور پیاری شکل اِختیار کر کے آئیں گے۔☆**نیک اعمال** قبر میں راحت وسکون کا باعث بنیں گے۔☆**نیک اعمال** کی وجہ سے لوگوں میں انسان کی نیک نامی ہوتی ہے۔☆**نیک اعمال** کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔☆**نیک اعمال** دُنیا وآخرت میں سلامتی اور نجات کا سبب ہیں۔☆**نیک اعمال** حشر تک انسان کے ساتھ رہیں گے۔☆**نیک اعمال** میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے بچائیں گے۔☆**نیک اعمال** میزانِ عمل پر کام آئیں گے۔☆**نیک اعمال** پُل صراط پر گزرنے میں مدد گار ثابت ہوں گے۔☆**نیک اعمال** جنت میں انسان کے جنت میں داخلے اور درجے بلند ہونے کا ذریعہ بنیں گے۔

حقیقی خوش قسمت کون؟

اے عاشقانِ رسول! اب اپنے آپ سے سوال کیجئے اور سوچئے کہ حقیقت میں **خوش قسمت کون ہے؟** بڑے خاندان والا خوش قسمت ہے؟مال ودولت کی کثرت والا خوش قسمت ہے یا پھر نیک اعمال کی کثرت کر کے قبر میں جانے والا خوش قسمت ہے؟ تو ہر عقلمند اس سوال کے جواب میں بے اختیار یہی کہے گا کہ **نیک اعمال کرنے والے ہی خوش قسمت ہیں۔**

حقیقی خوش قسمت کون؟ حقیقی معنوں میں کامیابی کس کو حاصل ہوگی؟ آیئے! اس بات کو جاننے کے لیے قرآنِ کریم کی 2 آیات سُنتے ہیں، چنانچہ اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۱۳) (پ۴، النساء:۱۳)

رسول کا اللہ اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔

ایک اور مقام پر فرمانِ خداوندی ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَؕ (پ۴، آل عمران:۱۸۵)

تَرجَمۂ کنز الایمان: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الْجِنَان میں ہے: **معلوم ہوا کہ قیامت میں حقیقی کامیابی یہ ہے کہ بندے کو جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر دیا جائے جبکہ دنیا میں کامیابی فِیْ نَفْسِہٖ کامیابی تو ہے لیکن اگر یہ کامیابی آخرت میں نقصان پہنچانے والی ہے تو حقیقت میں یہ خسارہ ہے اور خصوصاً وہ لوگ کہ دنیا کی کامیابی کے لئے سب کچھ کریں اور آخرت کی کامیابی کیلئے کچھ نہ کریں وہ تو یقیناً نقصان ہی میں ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ایسے اعمال کی طرف زیادہ توجہ دے اور ان کے لئے زیادہ کوشش کرے جن سے اسے حقیقی کامیابی نصیب ہو سکتی ہے اور ان اعمال سے بچے جو اس کی حقیقی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔** (تفسیر صراط الجنان، پ۴، آل عمران، الآیۃ:۱۸۵، ۲/۱۱۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صحیح معنوں میں خوش قسمت وہی ہے جو جہنم سے بچ جائے۔ حقیقی خوش قسمت وہی ہے جو جنت کے عالیشان باغات میں پہنچ جائے، حقیقی خوش نصیب وہی ہے جو اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو جائے۔ سوچئے تو سہی کہ جو خوش نصیب اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر چلا گیا، اب شیطان سے اُسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ربّ نے چاہا تو قبر میں بھی اس کے لیے آسانیاں ہوں گی۔ ربّ نے چاہا تو کل محشر کے دن بھی وہ امن میں

ہو گا۔ ربّ نے چاہا تو پُل صراط سے گزرنا بھی اس کے لیے آسان ہو جائے گا۔ ربّ نے چاہا تو وہ جہنم سے ہمیشہ کے لیے بچ کر جنت میں چلا جائے گا۔ اور یہ سب کچھ اس لیے ہو گا کہ وہ خوش نصیب اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے ایمان کی سلامتی کی فکر کریں۔ یاد رکھئے! گناہوں کی کثرت کو بُرے خاتمے کے اسباب میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ گناہوں سے بچیں اور نیک اعمال کی کثرت کرنے والے بن جائیں اور ہم بھی خوش قسمت لوگوں میں شامل ہونے کے لئے کمربستہ ہو جائیں، کیونکہ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جو موت سے پہلے موت کی تیاری کر لیتے ہیں۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن سے ان کا ربّ راضی ہے۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قبر میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پہچان نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں بروزِ قیامت اللہ کریم کی رحمت نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قیامت کے دن حساب و کتاب کا خوف نہیں ہو گا۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن کی قبریں جنّتی باغ ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں جن** کی قبریں نورِ مصطفٰے سے روشن ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں جنت کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں ایمان کی سلامتی نصیب ہو گی۔ آیئے! مل کر ربِّ کریم کی بارگاہ میں دُعا مانگتے ہیں۔

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر	کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی
مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو	کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوش قسمت کون؟ ہم اس کے بارے میں سُن رہے ہیں، فی زمانہ جس طرح مال و دولت والوں کو خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، اسی طرح مختلف دنیاوی چیزوں اور کریموں اور لوشن سے اپنے چہروں کو خوبصورت، تر و تازہ اور حسین و جمیل رکھنے والوں کو بھی خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقی طور پر تو خوش قسمت وہ ہیں جن کے چہرے قیامت کے دن خوبصورت ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جن کے چہرے بروزِ قیامت چمکتے دَمکتے ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جنہیں قیامت کے دن نور عطا کیا جائے گا، خوش قسمت تو وہ ہیں جن کے چہروں کو دور سے دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے، خوش قسمت تو وہ ہے جن کے حسین و جمیل چہروں کو دیکھ کر جنّتی بھی رشک کریں گے، خوش قسمت تو وہ چہرے والے ہیں جو جنت میں عمدہ باغات اور عظیمُ الشّان نعمتیں ملنے پر خوشی منا رہے ہوں گے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پارہ 30 سُوْرَۂ غَاشِیَہ آیت نمبر 8 تا 10 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ ﴿۹﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۱۰﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں۔ اپنی کوشش پر راضی۔ بلند باغ میں

تفسیر صراطُ الجِنان میں ان آیات کے تحت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت میں پرہیز گار مومنین چین میں ہوں گے، نہ انہیں سورج کی گرمی ستائے گی، نہ زمین کی تپش، نہ انہیں خوف ہو گا نہ غم، نہ ربِّ کریم کا عتاب ہو، نہ فرشتوں کی لعن طعن، نہ قیامت کی گھبراہٹ، کیونکہ یہ حضرات دنیا میں ربِّ کریم کے خوف سے بے چین رہے اور دنیا میں خوفِ خدا کی بے چینی قیامت کے دن چین کا ذریعہ ہے اور قیامت کے دن جب مسلمان اپنا مرتبہ اور ثواب دیکھیں گے تو وہ دنیا میں کئے جانے والے اپنے نیک اعمال پر راضی اور خوش ہوں گے۔ اور حقیقتاً نیکیوں پر خوش ہونے کا وقت بھی قیامت ہی کا

دن ہے، کیونکہ اپنے انجام کی خبر نہیں، لہٰذا جب محشر میں اعمال کی مقبولیت دیکھیں گے تو خوش ہوں گے یونہی مومنوں کے نیک اعمال نہایت اچھی شکلوں میں ان کے ساتھ ہوں گے، جن کو دیکھ کر انہیں دلی شادمانی ہوگی۔(صراط الجنان، ۱۰/ ۶۴۹)

نور آنکھوں میں تو چہروں پہ اُجالے ہوں گے　　مصطفےٰ والوں کے انداز نِرالے ہوں گے
جنّتی وہ ہے جنہیں اُن کی شفاعت پہ یقین　　اور جو مُنکِر ہیں وہ دوزخ کے حوالے ہوں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟ جن کے چہرے بروزِ قیامت چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، ان پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہو رہی ہوگی، لوگ حساب و کتاب کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے، ان کو کسی قسم کا کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا، آیئے! سنتے ہیں: چنانچہ

روشن چہرے والے

حضرت سیِّدُنا ابو ادریس خولانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عرض کی: میں اللہ پاک کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو، میں نے نبیِّ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن بعض لوگوں کے لئے عرش کے گرد کرسیاں نصب کی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے، لوگ گھبراہٹ (Confusion) کا شکار ہوں گے جبکہ انہیں کوئی پریشانی نہ ہوگی، لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، وہ ربِّ کریم کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ھُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ

فِی اللہِ یعنی اللہ کریم کی رِضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے۔ (قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی کتاب الاخوۃ فی اللہ تبارک وتعالی ۰۰۰الخ، ۳۶۴/۲)

اے عاشقانِ رسول! کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض اللہ پاک کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض ربِّ کریم کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض رضائے الٰہی کے لئے دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے لئے دوسروں کو گناہوں سے بچنے کی ترغیب دلاتے ہیں، مگر افسوس! فی زمانہ دو مسلمانوں کے درمیان بات بات پر لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد نظر آتا ہے☆ کہیں ذات اور قومیت پر جھگڑا ہوتا نظر آتا ہے تو کہیں تعَصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چلتی نظر آتی ہیں☆ کہیں دکاندار اور کاروباری حصّے دار آپس میں دست وگریباں ہیں تو کہیں مالک مکان اور کرائے داروں میں ہاتھا پائی ہوتی نظر آتی ہے۔☆ کہیں ڈاکٹر اور مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و ملازمین آپس میں گُتھم گُتھا ہوتے نظر آتے ہیں۔☆ کہیں باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں تو☆ کہیں ساس بہو کے جھگڑے ہوتے نظر آتے ہیں۔☆ کہیں ایک پڑوسی دوسرے کو گالیاں دیتا نظر آتا ہے تو کہیں ایک دوست دوسرے کے عیبوں کو اچھالتا، غیبتیں اور چغلیاں کرتا نظر آتا ہے☆ کہیں دِینی سمجھ بُوجھ رکھنے والے ایک دوسرے کی بِلاوجہِ شرعی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں نیکی کی دعوت دینے والے ایک دوسرے کی باتوں سے ناراض ہو کر دِین کے کاموں میں سستی کرتے نظر آتے ہیں۔

الغرض ہر طرف مسلمانوں میں بغض وکینہ اور حسد پھیلا ہوا ہے، حالانکہ بغض وکینہ اور حسد ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریاں ہیں، آیئے! اپنے دلوں میں مسلمانوں کے ساتھ محبت بڑھانے اور بغض وکینہ

سے جان چھڑانے کے لئے ایک روایت سنتے ہیں، چنانچہ

جنت میں لے جانے والا عمل

ایک بار انبیاء کے تاجدار، مکّی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: ابھی اس راستے سے تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری صحابی آئے، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے اور ان کی داڑھی سے وُضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ دوسرے دن پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی ارشاد فرمایا: تو پھر وہی انصاری صحابی پہلے کی طرح آئے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عَمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اُن صحابی کے پیچھے ہولئے اور اُن کے پاس جاکر کسی طرح ان سے تین دن تک رکنے کی اجازت لے لی۔ چنانچہ انہوں نے تین راتیں ان انصاری صحابی کے ساتھ گزاریں لیکن انہیں رات میں عبادت کرتے نہ دیکھا ہاں! جب وہ اپنے بستر پر کروٹ لیتے تو اللہ پاک کا ذکر کرتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے انصاری صحابی سے اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ سنا۔ جب تین دن پورے ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین بار فرماتے سُنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا اور تینوں بار آپ ہی آئے۔ تب ہی میں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ آپ کا عمل جانوں گا لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا۔ تو پھر آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: میرا کوئی اور عمل نہیں بس یہی ہے جو آپ نے دیکھا، ہاں ایک بات یہ ضرور ہے کہ میں کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے دل میں کھوٹ نہیں پاتا اور جو اللہ نے کسی کو دیا ہے اُس پر حسد نہیں کرتا۔

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو رفعتیں بخشیں اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۷۱۵ ملتقطاً)

نیکیوں میں دل لگے ہر دَم، بنا عامِلِ سُنَّت اے نانائے حُسین

میں گُناھوں سے سَدا بچتا رہوں کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

جُھوٹ سے بُغْض و حَسَد سے ہم بچیں کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہی اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے حصول کے لیے حسد، کینہ اور بغض و عداوت، لڑائی جھگڑوں اور نفرتوں کو بُھلا کر ایک دوسرے کے گلے لگ جانا چاہئے، ایک دوسرے سے معافی تلافی کر لینی چاہئے، کیونکہ ربِّ کریم کی رِضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام و مرتبہ ملے گا، چنانچہ

قابلِ رشک لوگ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت عرش کے گرد نور کے منبر ہوں گے، ان پر موجود لوگوں کے لباس اور چہرے نورانی ہوں گے، وہ نہ انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان کی صفات بیان فرما دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کی رِضا کے لئے آپس میں محبت کرتے، اس کی رِضا کی خاطر ساتھ بیٹھتے اور اسی کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب المتحابین فی اللہ، ۱۰/ ۴۹۱، حدیث: ۱۷۹۹۹ ملتقطا)

نیک کاموں کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! لڑائی جھگڑوں سے پیچھا چھڑانے، محبتیں پھیلانے، نفرتیں مٹانے، مسلمانوں میں صلح صفائی کا ذہن پانے اور حُسنِ اخلاق سے پیش آنے کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ (Attached) ہو جائیے، اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقوں کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، اس مدنی ماحول میں شمولیت کی برکت سے گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ جمع ہوتا رہے گا، اچھی صحبت مُیَسَّر آئے گی اور سب سے بڑھ کر سعادت کی بات یہ کہ **نیک کاموں** پر عمل کا جذبہ نصیب ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ☆نیک کام، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے کی برکت سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے کی برکت سے لڑائی جھگڑے اور دل آزاری جیسے گناہوں سے بچنے کا جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ ☆ نیک کاموں پر عمل کی برکت سے مسلمانوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے کی برکت سے فکرِ آخرت کا ذہن بنتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کی برکت سے نمازوں کی پابندی اور دیگر نیک اعمال کا ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ انہی نیک کاموں میں سے **نیک کام** نمبر 52 میں ہے: **کیا آپ نے اس ہفتے اجتماع کے فوراً بعد خود آگے بڑھ کر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نئے نئے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے ان کا نام پتا اور فون نمبر حاصل کیا؟** (کم از کم چار سے ملاقات اور کم از کم ایک کا پتا وغیرہ ضرور لیجئے پھر ان سے رابطہ بھی رکھئے)

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اِنفرادی کوشش کی سعادت حاصل کریں اوراپنی آخرت کی بہتری کے لئے نیکیوں کا خزانہ جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں۔اِنفرادی کوشش کرنے کی برکت سے کیسی کیسی بہاریں آتی ہیں، آیئے!اس کے بارے میں ایک مدنی بہار سنئے: چنانچہ

گناہوں کا مریض عالِم بن گیا

پنجاب، پاکستان کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں دیکھنے، گانے باجے سننے، بدنگاہی کرنے، والدین کی نافرمانی کرنے، بات بات پر ہر کسی کو جھاڑ دینے جیسے گناہوں کے عادی تھے، ایک روز ان کے ایک کلاس فیلو اسلامی بھائی نے ان پر **انفرادی کوشش کرتے ہوئے** انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ واراجتماع میں شرکت کی دعوت دی، تو وہ اجتماع میں شریک ہو گئے۔جب وہاں کے روح پرور مناظر دیکھے تو ان کے دل کو بڑی فرحت ملی خصوصاً اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں کی آپس میں ملاقات کے انداز نے تو انہیں حیران کر دیا کہ نہ تو آپس میں کوئی جان پہچان، نہ ہی کوئی رشتہ داری اس کے باوجود ایک دوسرے سے کیسے پُرجوش انداز میں مسکرا کر مصافحہ و معانقہ کر رہے ہیں، ان پر بڑا گہرا اثر پڑا اور وہ پابندی سے ہفتہ واراجتماع میں شریک ہونے لگے اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه سے بیعت ہو کر آپ کی نگاہِ فیض اثر سے نہ صرف گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو گئے بلکہ اپنے والدین سے اجازت لے کر پنجاب سے کراچی آگئے اور دعوتِ اسلامی کے "جامعۃ المدینہ" میں داخلہ لے کر علمِ دین حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور عالم کورس (یعنی درسِ نظامی) مکمل کر لیا، ان کی خوش نصیبی کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے اپنے مُبارک ہاتھوں سے ان کے سر پر دستارِ فضیلت سجائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوش قسمت کون؟ کے بارے سُن رہے تھے، یقیناً خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو جنت کی ابدی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتے، راتوں کی تنہائیوں میں اُٹھ کر نیک اعمال کرتے اور مشقتوں کو برداشت کرتے ہیں۔ ایسے خوش نصیبوں کو مبارک ہو کہ ربِّ کریم انہیں کثیر انعامات و اکرامات سے نوازے گا اور ایسے خوش نصیبوں کے لئے ربِّ کریم نے طرح طرح کی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں: چنانچہ

سونے کا محل

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عُیُوْنُ الحکایات"** حصہ دوم صفحہ 252 پر ہے کہ حافظ مُطَّہَّر سَعْدِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بہت متقی و پرہیز گار تھے، مسلسل ساٹھ (60) سال تک اللہ پاک سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہاتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ایسی نہر کے کنارے پایا جس میں عمدہ مُشک بہہ رہا تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر انتہائی قیمتی موتی بکھرے ہوئے تھے۔ پھر میں نے سونے کی اینٹوں سے بنا ہوا محل دیکھا۔ جس میں خوبصورت لڑکیاں بہترین لباس و زیورات سے آراستہ بلند آواز میں ربِّ کریم کی پاکی بیان کر رہی تھیں، میں نے جب ان کی تسبیح سُنی تو پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے خوبصورت آواز میں کہا: ہم ربِّ کریم کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے کہا: تم یہاں کیا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ربِّ کریم نے ہمیں ان لوگوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور اپنے ربّ سے مناجات کرتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: **وہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟** جن کی آنکھیں ربِّ کریم تم سے ٹھنڈی کرے گا، انہوں نے کہا: کیا تم ان لوگوں کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا: بے شک یہ وہ لوگ

ہیں، جو قرآن کی تلاوت کرتے، تہجد پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب عبادت گزاروں کے لئے اللہ کریم نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ (عیون الحکایات، ۲/ ۲۵۲، ملخصا)

سُبْحٰنَ اللہ! کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رات کی تنہائی میں اپنے ربِّ کریم کو یاد کرتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے پابندی کے ساتھ رکھتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو نمازِ تہجد ادا کرتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو روزانہ تلاوتِ قرآن کرتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رات کو قیام کرتے ہیں۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری ایک تعداد ایسی ہے جو راتوں کو دیر تک جاگ کر کبھی فلموں ڈراموں میں اپنا وقت برباد کرتی ہے تو کبھی موبائل فون پر کال پیکجز کے ذریعے اپنے قیمتی لمحات کو گناہوں میں گزارتی ہے، کبھی سوشل میڈیا پر ساری ساری رات بے ہودہ اور فضول گفتگو پھیلاتے ہوئے اپنا اور دوستوں کا وقت برباد کرتی ہے۔ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جنہیں نہ نمازوں کی کوئی فکر ہوتی ہے اور نہ قرآن پڑھنا آتا ہے اور جن کو قرآن پڑھنا آتا بھی ہے تو وہ بھی مہینوں قرآنِ کریم کی زیارت نہیں کرتے، اس کو ہاتھ تک نہیں لگاتے بلکہ اپنے نفس کو یوں جھوٹے دلاسے دیتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں نمازوں کی کثرت کریں گے، ماہ رمضان میں رات کو نوافل پڑھیں گے، ماہِ رمضان میں خوب تلاوت کریں گے، ماہِ رمضان میں صبح و شام ایک ایک پارہ پڑھیں گے، حالانکہ یہ جانتے ہیں کہ ہماری زِندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زِندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے، ہم موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں مگر ہم پھر بھی سستی کا مظاہرہ کرتے اور اپنے نفس کو جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر اپنے قیمتی لَمحات کی ناقدری کرنے کے بجائے تقویٰ و پرہیز گاری اپنانے کی کوشش میں لگ جانا چاہئے،

اپنے شب و روز کو فُضُولیات اور دُنیوی عَیش و عشرت میں برباد مت کیجئے، بلکہ نمازوں کی پابندی اور روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآنِ کریم کی عادت بنایئے اور اللہ کریم نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور نیکیوں میں مشغول ہو جایئے، کیونکہ نیکی کے کاموں میں کوشش کرنے والوں کے بارے میں اللہ کریم پارہ 17 سُورۂ انبیاء آیت نمبر 94 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو جو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے لکھ رہے ہیں۔ (پ ۱۷، الانبیاء: ۹۴)

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ربِّ کریم کی بارگاہ میں عالی حسب نسب، مال و دولت اور عزت و شہرت والا خوش قسمت نہیں ہے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جو چاہے کسی بھی قبیلے اور قوم سے تعلق رکھتا ہو، گوری رنگت والا ہو یا کالی رنگت والا، دولت مند ہو یا مفلس و غریب، مرد ہو یا عورت، اگر وہ ایمان والا ہے، نیک اعمال کرتا اور ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوشش کرتا ہے، وہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔

مجلس مَدَنی مُذاکرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا حقیقی خوش قسمت وہی ہیں جو اپنے ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے، اس کی حرام کردہ چیزوں اور گناہوں سے بچتے ہیں، لہٰذا گناہوں سے بچنے، نیکیوں کا جذبہ پانے، سُنّتوں کو اپنانے اور ربِّ کریم کی نافرمانی والے کاموں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے 107 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں

سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَیْخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"عِلْم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذَرِیْعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسِلہ شروع کیا ہے، جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **"مَدَنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ عاشِقانِ رسول مَدَنی مُذاکروں میں عَقائدواَعمال، فضائل و مَنَاقِب، شریعت وطریقت، تاریخ و سیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات واِسلامی مَعْلُومات، معاشی ومُعاشرتی وتنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات (Topics) کے مُتَعلّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شَیْخ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نَوازتے ہیں۔

"مجلس مَدَنی مذاکرہ" کے تحت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم وحکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے اِن مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رِسالوں، اور میموری کارڈز (MemoryCards) کی صُورت میں پیش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ یہ سب کچھ اور امیرِ اہلسنّت سے متعلق بہت کچھ جاننے کے لیے www.ilyasqadri.com وِزٹ کیجئے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سلوک کے بارے میں چند معلوماتی باتیں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر حُسْنِ سلوک صدقہ ہے، غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴) (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا

ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی کرے۔(بخاری، ۱۳۶/۴، حدیث:۶۱۳۸)

☆قرآن وحدیث میں مطلقاً رشتہ داروں اور ذوِی القُربیٰ(یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔(ردالمحتار، ۶۷۸/۹ ماخوذاً) ☆حُسنِ سلوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔(ردالمحتار، ۶۷۸/۹ ملخصاً) ☆حُسنِ سلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ۳۲۳/۱ ملخصاً) حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:(حُسنِ سُلُوک میں یہ بھی شامل ہے کہ)عام مسلمانوں سے ملاقات میں دوستی ظاہر کرے، ☆ان کی مزاج پُرسی کرے، ☆ان کے رَنج و غم میں شریک رہے ☆ان کی دعوت میں شرکت کرے، ☆ان کو اچھے لقب اور اچھے نام سے پکارے، ☆انہیں بھلائی سے یاد کرے، ☆ضرورت کے وقت اچھا مشورہ دے، ☆مصیبت کے وقت ان کے کام آئے، (تفسیر نعیمی، ۴۴۹/۱ ملخصًا) ☆حضرت سیدنا امام اعظم نے فرمایا: یادرکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔(امام اعظم کی وصیتین، ص ۲۵۔) ☆حضرت سیدنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کروگے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے، اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۶) ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۴۲ ماخوذاً) ☆حُسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔☆حُسنِ سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔

☆حُسْنِ سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے۔☆حُسنِ سلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔☆حُسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔☆حُسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔☆حُسْنِ سلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔(تَنبیہُ الغافِلین، ص ۷۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آئندہ ہفتے کے بَیان کا موضوع ہوگا **"فیضانِ صَفَرُ الْمُظَفَّر"**۔ عمومی طور پر اس اسلامی مہینے میں **بدشگونی** کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے، اسی مناسبت سے بدشگونی کے بارے میں کچھ باتیں بیان کی جائیں گی۔ اسی طرح ماہِ صفر میں کون سے عظیمُ الشّان **واقعات** رُونما ہوئے یہ بھی بیان کیا جائے گا۔ ماہِ صفر سے مُتَعَلِّق **اسلامی تعلیمات** کیا ہیں؟ اس بارے میں بھی ہم کچھ سُنیں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ںِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

(**ــــہفتہ وار اجتماع کے اعلاناتــــ**)26 محرم الحرام 1441ھ 26 ستمبر 2019

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے رات **09:30 بجے مدنی چینل پر براہِ راست** (Live) ہفتہ وار **مدنی مذاکرہ** ہو گا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ ”تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن و علاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں

1...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

امیرِاہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے ہفتہ وار رِسالہ پڑھنے کی ترغیب

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلّ! **ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں** امیرِ اہلسنت کسی ایک مدنی رِسالے کے مطالعے کی ترغیب بھی اِرشاد فرماتے ہیں، مطالعہ کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی کارکردگی بھی امیرِ اہلسنّت کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے نیز آپ مطالعہ کرنے اور سُننے والوں کو اپنی دُعاؤں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ قیمتی مدنی پھول بھی عطا فرماتے ہیں: آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے **"ولی اللّٰہ کی پہچان"** کے مطالعے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جائے گی، تمام عاشقانِ رسول اِس رِسالے کو پیشگی ہی حاصل کرلیں اور اس کا مطالعہ کرکے امیرِ اہلسنّت کے دل کی دُعائیں لیں۔ **ہدیہ: 12 روپے**

"امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ "کے رسالے **"بریلی سے مدینہ"** میں آپ جان سکیں گے۔ (❀) بریلی سے مدینے کے سفر کی ایمان افروز جھلکیاں (❀) اچانک بارش کیسے برسنے لگی؟ (❀) اعلیٰ حضرت کی دُنیاوی علوم میں مہارت کی انوکھی حکایت **ہدیہ** ۔ بڑا سائز 11 اور چھوٹا سائز 05۔ **روپے**

کتاب" **والدین ،زوجین اوراساتذہ کے حقوق**" میں کیا ہے؟ سنئے! (❀) میاں بیوی میں سے کس کے حقوق زیادہ ہیں؟ (❀) بیٹے پر سوتیلی ماں کا کیا حق ہے؟ (❀) استاد کے کیا حقوق ہیں؟ (❀) اولاد پر ماں کا حق زیادہ ہے یا باپ کا؟ (❀) استاد اگر خلافِ شرع کسی کام کا حکم دے تو کیا کریں؟ (❀) استاد کا شاگرد پر کیا حق ہے؟ **ہدیہ** 50 **روپے**

رسالہ" **فیضانِ داتاعلی ہجویری** رحمۃ اللہ علیہ " میں کیا ہے؟ سنئے! (❀) حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ

علیہ کا مبارک گھرانہ (❀) جادوگر کا قبولِ اسلام (❀) کتنا علم سیکھنا فرض ہے ؟ (❀) حضرت داتا گنج بخش کے ارشادات (❀) داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات۔ **ہدیہ -30-: روپے**

چوتھے جمعے کے قافلوں کے مسافروں کے لیے دُعائے عطار

مولائے کریم! جو کوئی انگریزی ماہ کے **چوتھے جمعے** کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر اِختیار کرے ،**اُسے شفاعت فرمانے والے محبوب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **کی شفاعت بروزِ قیامت نصیب فرما۔ امین** بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مدنی حلقوں کا شیڈول

آج کے **ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں** میں "**فُحش گوئی**" کے موضوع پر معلومات دی جائیں گی مثلاً (❀) "**فُحش گوئی**" کی تعریف (❀) "**فُحش گوئی**" کے متعلق مختلف احکام (❀) "**فُحش گوئی**" کے گناہ میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب (❀) "**فُحش گوئی**" کے گناہ سے بچنے کے لیے کیا کیا جائے؟ (❀) **وضو کے بعد کی دُعا** یاد کروائی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔